سوال

(258)ولایت نکاح کے حقدار اور ولی کے بغیر نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی نابالغہ ہے اور اس کی ماں حقیقی اور ماموں حقیقی اور نانا حقیقی نے اس کا نکاح کردیا اور اس کا ایک سوتیلا بھائی بھی ہے کہ وہ بوقت نکاح موجود نہ تھا اور وہ اس نکاح سے بالکل ناخوش وناراض ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو ہرگز یہ نکاح منظور نہیں، تو ایسی حالت میں نکاح شرعاً درست ہوا یا نہیں اور ولی اس نابالغہ کا کون شخص شرعاً قرار پائے گا؟ جواب مدلل بدلیل شرعیہ ارقام فرمایا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی حالت میں نکاح شرعاً درست نہیں ہوا۔ "منتقی الاخبار" میں ہے :

أَبِی مُوسَی قَالَ : "قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لاَنِکَاحَ اِلاَّ بِوَلِی"[1]

"ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سرپرست (ولی کی اجازت) کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہوتا"

ن سلیمان بن موسیٰ عن الزہري عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : " أیما امرأة نکحت بغیر إذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل ، فنکاحہا باطل ، فإن دخل بہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا ، فإن اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ ".[2]الحدیث (رواہما الخمسة إلا النسائی)

"سلیمان بن موسیٰ رحمة اللہ علیہ زہری رحمة اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں ، وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔)

"وعن أبي ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "لاتزوج المرأة المرأة ولاتزوج المرأة نفسہا فإن الزانیة ہی التی تزوج نفسہا"[3](رواہ ابن ماجہ والدار قطنی)

"ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے ، نہ عورت خود اپنا نکاح کرے ، پس بلاشبہ بدکار عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے "

"نیل الاوطار" میں ہے :

"قولہ ((لانکاح الا بولی)) ہذا النفی یتوجہ اما الی الذات الشرعیۃ لان الذات الموجودۃ اعنی صورۃ العقد بدون ولی لیست بشرعیۃ او یتوجہ الی الصحۃ التی ہی اقرب المجازین الی الذات فیکون النکاح بغیر ولی باطلا کما ہو مصرح بذلک فی حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہا المذکور وکما یدل حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ المذکور لان النہی یدل علی الفساد المرادف للبطلان وقد ذہب الی ہذا علی رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ وابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعائشۃ رضی اللہ عنہا والحسن البصری رحمۃ اللہ علیہ وابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ وابن شبرمۃ وابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ والعترۃ واحمد رحمۃ اللہ علیہ واسحاق رحمۃ اللہ علیہ والشافعی رحمۃ اللہ علیہ وجمہور اہل العلم فقالوا : لا یصح العقد بدون ولی وقال ابن المنذر : انہ لا یعرف عن احد من الصحابۃ خلاف ذلک [4]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : "ولی (کی اجازت) کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہوتا، اس فرمان میں موجود نفی یا تو ذات شرعیہ کی نفی ہے کیوں کہ ذات موجودہ یعنی عقد کی صورت ولی کے بغیر شرعی نص ہے، یا اس نفی کا تعلق صحت کے ساتھ ہے۔ جو ذات کی طرف اقرب المجازین ہے، تو اس بنا پر ولی کے بغیر نکاح باطل ہوگا، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی مذکورہ بالا روایت میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ اور جس طرح ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث دلالت کرتی ہے، کیوں کہ نہی فساد پر دلالت کرتی ہے اور فساد بطلان کے مترادف ہے۔ چنانچہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، عترہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ :، اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، اور جمہور اہل علم رحمۃ اللہ علیہ اسی طرف گئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ولی کے بغیر عقد (نکاح) صحیح اور درست نہیں ہے۔ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی سے اس کے خلاف معروف و معلوم نہیں ہے۔

ولی اس نابالغہ کا اس کا سوتیلا بھائی ہے۔ نیل الاوطار میں ہے :

"والمراد بالولی ہو الاقرب من العصبۃ من النسب ثم من السبب ثم من عصبتہ"

"ولی سے مراد وہ قریبی رشتہ دار جو عصبہ نسبی میں سے ہو، پھر عصبہ سببی میں سے اور پھر اس کے عصبہ میں سے"

---

[1]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (2085)

[2]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (2083) سنن الترمذی رقم الحدیث (1102) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1879)

[3]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1882)

[4]۔ نیل الاوطار (6/178)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 457

محدث فتویٰ